اس سبق میں ہم شیواجی مہاراج سے قبل کے عہد میں بھارت کی مختلف حکومتوں کا مطالعہ کریں گے۔ اس عہد میں بھارت میں مختلف حکومتیں موجود تھیں۔

آٹھویں صدی عیسوی میں 'پال' بنگال کا مشہور حکمراں خاندان تھا۔ وسطی ہند میں گرجر-پرتہار حکومت نے آندھرا، کلنگ، وِدربھ، مغربی کاٹھے واڑ، قنوج اور گجرات تک وسعت حاصل کرلی تھی۔

شمالی ہند کے راجپوت خاندانوں میں گڑھوال اور پرمار اہم حکمراں خاندان تھے۔ راجپوتوں کے چوہان خاندان میں پرتھوی راج چوہان نہایت بہادر راجا ہوگزرے ہیں۔ ترائی کی پہلی لڑائی میں پرتھوی راج چوہان نے محمد غوری کو شکست دی لیکن ترائی کی دوسری لڑائی میں محمد غوری نے پرتھوی راج چوہان کو شکست دے دی۔

تامل ناڈو کے چول خاندان کے راجاؤں میں راج راج اوّل اور راجندر اوّل اہم تھے۔ چول راجاؤں نے بحری بیڑے کے بل بوتے پر جزائر مالدیپ اور سری لنکا پر فتح حاصل کی تھی۔ کرناٹک کے ہوئیسل خاندان کے وشنو وردھن نامی راجا نے پورا کرناٹک فتح کرلیا تھا۔

مہاراشٹر کے راشٹرکوٹ خاندان کے راجا گووند سوم کے دورِ حکومت میں اس خاندان کی حکومت قنوج سے رامیشور تک پھیل چکی تھی۔ اس کے بعد کرشن سوم نے الہٰ آباد تک کا علاقہ جیت لیا تھا۔ شیلاہاروں کے تین خاندانوں کو مغربی مہاراشٹر میں عروج حاصل ہوا۔ پہلا خاندان شمالی کوکن میں تھانہ اور رائے گڑھ، دوسرا خاندان جنوبی کوکن اور تیسرا خاندان کولھاپور، ستارا، سانگلی اور بیلگام ضلع کے کچھ حصوں پر حکمرانی کرتا تھا۔

شیواجی مہاراج سے قبل کے عہد میں آخری پُرشکوہ حکومت مہاراشٹر کے یادووں کی تھی۔ اورنگ آباد سے قریب دیوگری یادو خاندان کے راجا بِھلّم پنجم کی راجدھانی تھی۔ انھوں نے کرشنا ندی کے پرے اپنی حکومت کو توسیع دی۔ یادو خاندان کا دورِ حکومت مراٹھی زبان و ادب کا سنہرا دور مانا جاتا ہے۔ اس دور میں مہاراشٹر میں مہانو بھاؤ اور وارکری فرقوں کو عروج حاصل ہوا۔

شمال مغربی جانب سے حملے :

مہاراشٹر میں راشٹرکوٹ اور یادو جیسے مقامی خاندانوں کی حکومت تھی لیکن شمال مغربی جانب سے آنے والے حملہ آوروں نے مقامی حکومتوں کو جیت کر اپنا اقتدار قائم کیا۔

درمیانی زمانے میں مشرق وسطیٰ میں عربوں کی حکومت قائم ہوئی۔ حکومت کی توسیع کے لیے عربوں نے بھارت کا رُخ کیا۔ آٹھویں صدی میں عرب سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا۔ وہاں کے راجا داہر کو شکست دے کر انھوں نے سندھ فتح کرلیا۔ اس حملے کی بنا پر پہلی مرتبہ عربوں کا بھارت سے سیاسی واسطہ پڑا۔ اس کے بعد کے زمانے میں وسط ایشیا کے ترک، افغان، مغل بھارت آئے اور انھوں نے بھارت میں اپنا اقتدار قائم کیا۔

گیارہویں صدی عیسوی میں بھارت پر ترکوں نے حملے کرنا شروع کیے۔ وہ اپنے اقتدار کو بڑھاتے ہوئے بھارت کی شمال مغربی سرحد تک پہنچ گئے۔ غزنی کے سلطان محمود نے بھارت پر کئی حملے کیے۔ ان حملوں میں انھیں متھرا، ورنداون، قنوج اور سومناتھ کے خوش حال منادر سے بڑی دولت ہاتھ آئی جسے وہ اپنے ساتھ لے گئے۔ بختیار خلجی نے دنیا بھر میں مشہور نالندا یونیورسٹی کا ضخیم کتب خانہ جلا کر راکھ کردیا۔

شمالی ہند کی سلطان شاہی :

۱۱۷۵ء اور ۱۱۷۸ء میں افغانستان کے علاقے غور کے سلطان محمد غوری نے بھارت پر حملے کیے۔ بھارت کے فتح کیے ہوئے علاقوں کی دیکھ بھال کے لیے انھوں نے قطب الدین ایبک کا تقرر کیا۔ ۱۲۰۶ء میں محمد غوری کے انتقال کے بعد قطب الدین ایبک نے اپنے زیرِ اثر علاقوں کے معاملات کی دیکھ بھال آزادانہ طور پر کرنا شروع کردی۔ ایبک جو بنیادی طور پر غلام تھے، دہلی

کے بادشاہ بن بیٹھے۔ ۱۲۱۰ء میں قطب الدین ایبک کا انتقال ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قطب الدین ایبک کے بعد شمس الدین التمش، رضیہ سلطانہ، غیاث الدین بلبن، علاء الدین خلجی، محمد تغلق، فیروز تغلق، ابراہیم لودھی وغیرہ سلاطین نے بھارت پر حکومت کی۔

ابراہیم لودھی آخری سلطان تھے۔ ان کی تنگ مزاجی کی وجہ سے بہت سے لوگ ان کے دشمن بن بیٹھے۔ پنجاب کے صوبیدار دولت خان لودھی نے کابل کے مغل حکمراں بابر کو ابراہیم لودھی کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔ اس لڑائی میں بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دی اور اسی کے ساتھ بھارت میں عہدِ سلاطین کا خاتمہ ہوگیا۔

وجے نگر کی حکومت :

دہلی کے سلطان محمد تغلق کے دَورِ حکومت میں دہلی کے مرکزی اقتدار کے خلاف جنوب میں بغاوت بلند ہوئی جس کی بنا پر وجے نگر اور بہمنی کی دو طاقتور حکومتوں کو عروج حاصل ہوا۔ جنوبی ہند کے دو بھائی ہری ہر اور بُکّا دہلی کے سلطان کے دربار میں سردار تھے۔ انھوں نے محمد تغلق کے دور میں جنوب میں سیاسی بدنظمی اور کمزوری کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ۱۳۳۶ء میں وجے نگر کی حکومت قائم کی۔ موجودہ کرناٹک کا شہر 'ہمپی' وجے نگر حکومت کی راجدھانی تھا۔ ہری ہر وجے نگر کے پہلے راجا تھے۔ ہری ہر کے بعد ان کے بھائی بُکّا راجا بنے۔ بُکّا نے رامیشور تک کا علاقہ اپنے زیر اقتدار کیا۔

کرشن دیورائے :

کرشن دیورائے ۱۵۰۹ء میں وجے نگر کے تخت پر بیٹھے۔ انھوں نے وجے واڑا اور راج مہندری کے علاقے جیت کر اپنی حکومت میں شامل کیے۔ بہمنی سلطان محمود شاہ کی قیادت میں یکجا ہونے والی سلطانی فوج کو انھوں نے شکست دی۔ کرشن دیورائے کے دورِ حکومت میں وجے نگر کی حکومت مشرق میں کٹک سے لے کر مغرب میں گوا تک اور شمال میں رائچور دوآبہ سے لے کر جنوب میں بحرِ ہند تک پھیلی ہوئی تھی۔ کرشن دیورائے کا انتقال ۱۵۳۰ء میں ہوا۔

کرشن دیورائے

کرشن دیو رائے عالم تھے۔ انھوں نے تیلگو زبان میں سیاسی موضوع پر 'آمکت مالیہ دا' نامی کتاب لکھی۔ ان کے دورِ حکومت میں وجے نگر میں ایک ہزار رام مندر اور وٹھل مندر تعمیر کیے گئے تھے۔

کرشن دیورائے کے انتقال کے بعد وجے نگر کی حکومت زوال پذیر ہوگئی۔ موجودہ ریاست کرناٹک کے تالی کوٹ میں ایک طرف عادل شاہی، نظام شاہی، قطب شاہی، بریدشاہی اور دوسری طرف وجے نگر کے راجا رام رائے کے درمیان ۱۵۶۵ء میں لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں راجا رام رائے کو شکست ہوئی۔ اسی کے ساتھ وجے نگر کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔

بہمنی سلطنت :

محمد تغلق کی بالادستی کو ختم کرنے کے لیے جنوبی بھارت کے سرداروں نے بغاوت کی۔ ان سرداروں کے قائد حسن گنگو نے دہلی کی شاہی فوج کو شکست دی۔ ۱۳۴۷ء میں نئی حکومت وجود میں آئی۔ اس نئی حکومت کو بہمنی سلطنت کہا جاتا ہے۔ حسن گنگو اس بہمنی سلطنت کے پہلے سلطان تھے۔ انھوں نے کرناٹک کے گلبرگہ کو اپنی راجدھانی بنایا۔

محمود گاواں :

محمود گاواں بہمنی سلطنت کے وزیرِ اعظم اور بہترین منتظم تھے۔ انھوں نے بہمنی سلطنت کو معاشی طور پر خوش حال بنایا۔

فوجیوں کو جاگیرداری کے بجائے نقد تنخواہ دینے کی ابتدا انھوں نے ہی کی۔فوج میں نظم وضبط پیدا کیا۔زمینوں کے محصولات کے انتظام میں اصلاح کی۔ بیدر میں عربی اور فارسی علوم کے مطالعے کے لیے مدارس قائم کیے۔

محمود گاواں کے بعد بہمنی سلطنت کے سرداروں میں گروہ بندی بڑھنے لگی۔بہمنی سلطنت اور وجے نگر کی حکومت کے درمیان ہونے والے تصادم کے برے اثرات مرتب ہوئے۔مختلف علاقوں کے افسران خودمختار ہوتے چلے گئے۔بہمنی سلطنت تقسیم ہوتی چلی گئی۔ یہ سلطنت برار کی عماد شاہی، بیدر کی برید شاہی، بیجاپور کی عادل شاہی، احمد نگر کی نظام شاہی اور گولکنڈہ کی قطب شاہی ان پانچ ٹکڑوں میں بٹ گئی۔

مغل حکومت :

۱۵۲۶ء میں دہلی میں عہدِ سلاطین کا خاتمہ ہوگیا۔ وہاں مغلیہ حکومت کی بنیاد پڑی۔

بابر : ظہیرالدین محمد بابر مغل حکومت کے بانی تھے۔وہ وسطی ایشیا میں موجودہ ازبکستان کے فرغانہ نامی ریاست کے حکمراں تھے۔ بھارت کی بے پناہ دولت کے بارے میں انھوں نے سن رکھا تھا اس لیے انھوں نے بھارت پر حملے کا منصوبہ بنایا۔

اس وقت دہلی پر ابراہیم لودھی کی حکومت تھی۔عہدِ سلاطین میں دولت خان، پنجاب کے علاقے کے حاکمِ اعلیٰ تھے۔ابراہیم لودھی اور دولت خان میں نااتفاقی پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے دولت خان نے بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے بابر نے بھارت پر حملہ کردیا۔بابر کا مقابلہ کرنے کے لیے ابراہیم لودھی اپنے لشکر کے ساتھ نکلے۔ ۲۱راپریل ۱۵۲۶ء کو دونوں کے درمیان پانی پت کے مقام پر جنگ ہوئی۔اس جنگ میں بابر نے بھارت میں سب سے پہلے توپ خانے کا مؤثر استعمال کیا۔انھوں نے ابراہیم لودھی کی فوج کو شکست دے دی۔اسی کو پانی پت کی پہلی لڑائی کہا جاتا ہے۔

اس لڑائی کے بعد میواڑ کے رانا سانگا نے راجپوتوں کو متحد کیا۔بابر اور رانا سانگا کے درمیان کھانوا کے مقام پر لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں بابر کے توپ خانے اور ان کی محفوظ فوج نے متاثر کن کارنامہ انجام دیا۔ رانا سانگا کی فوج کو شکست ہوئی۔ ۱۵۳۰ء میں بابر کا انتقال ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بابر کے بعد ہمایوں (۱۵۳۰ء سے ۱۵۳۹ء اور ۱۵۵۵ء سے ۱۵۵۶ء) تخت نشین ہوئے۔ ہمایوں کو شیر شاہ سوری نے شکست دی اور دہلی کے تخت پر سوری خاندان کی حکومت قائم کی۔ ہمایوں کے بعد اکبر (۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء) تخت نشین ہوئے۔ اکبر اور ہیمو کے درمیان پانی پت کے میدان میں ۱۵۵۶ء میں لڑائی ہوئی۔ اسے پانی پت کی دوسری لڑائی کہا جاتا ہے۔اکبر کی بڑی خواہش تھی کہ پورے بھارت کو ایک ہی عمل داری کے تحت لایا جائے۔اکبر کے بعد جہانگیر (۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۸ء) شہنشاہ بنے۔ان کے عہدِ حکومت میں ان کی ملکہ نور جہاں نے مؤثر کارہائے نمایاں انجام دیے۔ جہانگیر کے بعد شاہ جہاں (۱۶۲۸ء سے ۱۶۵۸ء) شہنشاہ بنے۔شاہ جہاں کے بعد اورنگ زیب (۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء) طویل عرصے تک شہنشاہ رہے۔ اورنگ زیب کے انتقال کے بعد مغلیہ حکومت زوال پذیر ہوگئی۔

اکبر مغل خاندان کے سب سے زیادہ قابل اور باصلاحیت بادشاہ تھے۔اکبر نے پورے بھارت کو ایک ہی عمل داری کے تحت لانے کی کوشش کی۔اس وقت ان کی مخالفت کی گئی۔رانا پرتاپ، چاند بی بی، رانی درگاوتی وغیرہ نے اکبر کے خلاف جو لڑائیاں چھیڑیں وہ قابلِ ذکر ہیں۔

مہارانا پرتاپ : اُدے سنگھ کی موت کے بعد مہارانا پرتاپ میواڑ کی گدّی پر بیٹھے۔ اپنی حکومت (میواڑ) کی بقا کے لیے

انھوں نے مسلسل جدوجہد جاری رکھی۔ اپنی آزادی برقرار رکھنے کے لیے وہ آخر دم تک اکبر سے لڑتے رہے۔ اپنی بہادری، حوصلہ مندی، خودداری اور ایثار جیسے اوصاف کی بدولت وہ تاریخ میں امر ہوگئے۔

رانا پرتاپ

چاند بی بی : ۱۵۹۵ء میں مغلوں نے نظام شاہی کی راجدھانی احمدنگر پر حملہ کیا۔ مغل فوج نے احمدنگر کے قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ احمدنگر کے حسین نظام شاہ کی بہادر بیٹی چاند بی بی نے نہایت بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے احمدنگر کے قلعے کی حفاظت کی۔ اسی دوران نظام شاہی سرداروں میں نااتفاقی پیدا ہوگئی۔ اس نااتفاقی کی وجہ سے انجام کار چاند بی بی کو قتل کردیا گیا۔ چاند بی بی کے قتل کے بعد مغلوں نے احمدنگر کا قلعہ فتح کرلیا۔ لیکن وہ مکمل نظام شاہی سلطنت پر قبضہ نہ جما سکے۔

چاند بی بی

رانی دُرگاوَتی : وِدربھ کا مشرقی حصہ، اس کے شمال میں مدھیہ پردیش کا حصہ، موجودہ چھتیس گڑھ کا مغربی حصہ، آندھرا پردیش کا شمالی حصہ اور اوڈیشا کا مغربی حصہ گونڈوَن کا توسیعی علاقہ تھا۔ راجپوتوں کے چندیل

رانی درگاوتی

خاندان میں پیدا ہونے والی درگاوتی شادی کے بعد گونڈوَن کی رانی بنیں۔ انھوں نے عمدہ طریقے سے حکمرانی کی۔ عہدِ وسطیٰ کی تاریخ میں مغلوں کے خلاف رانی درگاوتی کی جنگ بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اپنے شوہر کی موت کے بعد درگاوتی نے اکبر سے لڑتے ہوئے اپنی جان دے دی لیکن ان کی پناہ میں جانا گوارا نہیں کیا۔

اکبر ایک مصلحت اندیش اور بیدار مغز حکمراں تھے۔ ان کی مذہبی حکمتِ عملی کشادہ اور رواداری پر مبنی تھی۔ وہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتے تھے۔ تمام مذاہب کے اہم اور اعلیٰ اُصولوں کے امتزاج سے اکبر نے 'دینِ الٰہی' نامی مذہب قائم کیا اور انھوں نے 'دینِ الٰہی' قبول کرنے کی کسی پر سختی نہیں کی۔

اورنگ زیب : تخت و تاج حاصل کرنے کی ہوڑ میں شاہجہاں کے بیٹے اورنگ زیب نے اپنے تمام بھائیوں پر فتح حاصل کی اور اپنے والد کو نظر بند کرکے ۱۶۵۸ء میں اپنی بادشاہت کا اعلان کردیا۔ شاہجہاں کے بڑے بیٹے دارا شکوہ مذہبی رواداری کے لیے مشہور تھے۔ انھوں نے پچاس سے زائد سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کیا۔

اورنگ زیب

اورنگ زیب جب بادشاہ بنے اس وقت مغلیہ حکومت شمال میں کشمیر سے لے کر جنوب میں احمدنگر تک اور مغرب میں کابل سے لے کر مشرق میں بنگال تک پھیلی ہوئی تھی۔ اورنگ زیب نے اپنے عہد میں مشرقی جانب کے آسام، جنوبی جانب کی بیجاپور کی عادل شاہی اور گولکنڈہ کی قطب شاہی کا خاتمہ کرکے ان علاقوں کو اپنی حکومت میں ضم کرلیا تھا۔

آہوموں کی لڑائی : تیرھویں صدی عیسوی میں شان نامی فرقے کے لوگ برہمپتر ندی کی وادی میں رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں انھوں نے اپنا اقتدار قائم کیا۔ مقامی لوگ انھیں 'آہوم' کہتے تھے۔

اورنگ زیب کے دورِ حکومت میں آہوم طویل عرصے تک مغلیہ حکومت سے برسر پیکار رہے۔ مغلوں نے آہوموں کے علاقوں پر حملے کیے۔ گدادھر سنگھ کی قیادت میں آہوم متحد ہوگئے۔ فوج کے کمانڈر لاچھت بڑ پھوکن نے مغلوں کے خلاف سخت جدوجہد کی۔ آہوموں نے مغل فوج کے خلاف گوریلا طریقۂ جنگ استعمال کیا۔ اس جدوجہد کی وجہ سے مغلوں کے لیے آسام میں اپنے اقتدار کو مستحکم بنانا ممکن نہ ہوسکا۔

سکھوں سے لڑائی : سکھوں کے نویں مذہبی رہنما گرو تیغ بہادر نے اورنگ زیب کے ناقابلِ برداشت مذہبی طرزِ عمل کے خلاف سخت ناپسندیدگی کا مظاہرہ کیا۔ اورنگ زیب نے انھیں قید کرکے ۱۶۷۵ء میں ان کا سر قلم کروادیا۔

گرو گووند سنگھ

ان کے بعد گرو گووند سنگھ سکھوں کے رہنما بنے۔

گرو گووند سنگھ نے اپنے پیروؤں کو متحد کرکے ان کے جنگجویانہ رجحان کو بڑھاوا دیا۔ انھوں نے جنگجو سکھ جوانوں کی ایک جماعت تیار کی جسے 'خالصہ جماعت' کہتے ہیں۔ آنند پور ان کا اہم مرکز تھا۔ اورنگ زیب نے سکھوں کے خلاف اپنی فوج روانہ کی جس نے آنند پور پر حملہ کیا۔ سکھوں نے پرزور مزاحمت کی لیکن ناکام رہے۔ اس کے بعد گرو گووند سنگھ جنوب کی طرف چلے گئے۔ ۱۷۰۸ء میں ناندیڑ کے مقام پر ان پر حملہ ہوا جس کے نتیجے میں ان کا انتقال ہوگیا۔

راجپوتوں سے لڑائی : اکبر نے اپنے دوستانہ رویے کی بنا پر راجپوتوں کا تعاون حاصل کرلیا تھا لیکن اورنگ زیب کو راجپوتوں کا تعاون حاصل نہ ہوپایا۔ مارواڑ کے رانا جسونت سنگھ کی موت کے بعد اورنگ زیب نے اس کی ریاست کو اپنی حکومت میں ضم کرلیا۔ دُرگا داس راٹھوڑ نے جسونت سنگھ کے کمسن بیٹے اجیت سنگھ کو مارواڑ کی گدی پر بٹھا دیا۔ درگا داس نے مغلوں کے خلاف جدوجہد کی۔ دُرگا داس کی مزاحمت کا مقابلہ کرنے کے لیے اورنگ زیب نے شہزادہ اکبر کو مارواڑ روانہ کیا۔ شہزادہ اکبر خود راجپوتوں سے مل گیا اور اورنگ زیب کے خلاف بغاوت کردی۔ اس بغاوت میں مہاراشٹر کے مراٹھوں سے بھی مدد لینے کی کوشش کی گئی۔ دُرگا داس راٹھوڑ نے مغلوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھی۔

مراٹھوں سے لڑائی : مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج کی قیادت میں سوراج کا قیام عمل میں آیا۔ سوراج قائم کرنے میں انھیں دیگر دشمنوں کے علاوہ مغلوں سے بھی جدوجہد کرنا پڑی۔ ان کی موت کے بعد پورا جنوبی بھارت فتح کرنے کے مقصد سے اورنگ زیب دکن میں داخل ہوئے لیکن مراٹھوں نے سخت جدوجہد کی اور اپنی آزادی کی حفاظت کی۔ ہم ان تمام لڑائیوں اور جدوجہد کی تفصیل آئندہ سبق میں معلوم کریں گے۔

مشق

(۱) نام بتائیے :

۱۔ گونڈوَن کی رانی ....

۲۔ اُدے سنگھ کا بیٹا ....

۳۔ مغلیہ حکومت کے بانی ....

۴۔ بہمنی سلطنت کا پہلا سلطان ....

۵۔ گرو گووند سنگھ کی قائم کردہ جماعت ....

(۲) گروہ سے تعلق نہ رکھنے والا لفظ تلاش کیجیے :

۱۔ سلطان محمد ، قطب الدین ایبک ، محمد غوری ، بابر

۲۔ عادل شاہی ، نظام شاہی ، سلطان شاہی ، بریدشاہی

۳۔ اکبر ، ہمایوں ، شیرشاہ ، اورنگ زیب

(۳) مختصر جواب لکھیے :

۱۔ وجے نگر اور بہمنی حکومتوں کے عروج کے اسباب لکھیے ۔

۲۔ محمود گاواں نے کون سی اصلاحات کیں؟

۳۔ مغلوں کو آسام میں اپنی حکومت کو مضبوط بنانے میں کیوں مشکل پیش آئی؟

(۴) اپنے الفاظ میں مختصر معلومات دیجیے :

۱۔ کرشن دیورائے ۲۔ چاند بی بی

۳۔ رانی دُرگاوَتی

(۵) وجہ بیان کیجیے :

۱۔ بہمنی سلطنت پانچ حصوں میں بٹ گئی؟

۲۔ رانا سانگا کی فوج کو شکست ہوئی۔

۳۔ رانا پرتاپ تاریخ میں امر ہو گئے۔

۴۔ اورنگ زیب نے گرو تیغ بہادر کو قید کر دیا۔

۵۔ راجپوتوں نے مغلوں کے خلاف جنگ کی۔

(۶) زمانی خط کو مکمل کیجیے :

۱۳۳۶ء	....	۱۵۰۹ء	....
وجے نگر حکومت کا قیام	بہمنی سلطنت کا قیام	....	مغلیہ حکومت کا قیام

(۷) انٹرنیٹ کی مدد سے اپنے پسندیدہ کسی ایک شخص کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مندرجہ ذیل چوکون میں تحریر کیجیے۔

مجھے معلوم ہے کہ

سرگرمی :

اس سبق میں مذکور کسی شخص کے بارے میں حوالہ جاتی کتب، اخبارات، انٹرنیٹ وغیرہ کی مدد سے اضافی معلومات حاصل کیجیے۔ اپنی سرگرمی بیاض میں تصویری معلومات کا کولاج (کولاژ) تیار کر کے تاریخ کی جماعت میں اس کی نمائش کیجیے۔

5YI7PU

***

دیوگری کا قلعہ